مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی

تقلید پر فخر

تقلید کی روش سے بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے (اقبال)

ہمارا ایک مضمون "اسلامی نظام کے خدوخال" ماہنامہ "ترجمان الحدیث" ہفت روزہ "اہل حدیث" "الاسلام" میں شائع ہوا تھا۔ اس کی تردید میں ایک ازلی مضمون مولوی محمد ولی صاحب درجہ تخصص نیوٹاؤن کراچی کا ہفت روزہ خدام الدین لاہور نے یکم ستمبر ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں شائع کیا تھا۔ یہ ازلی مضمون دراصل تردید برائے تردید تھی۔ کیونکہ جو مضمون کتاب و سنت کے دلائل پر مشتمل ہو اس کی تصدیق اور تائید کی جاتی ہے۔ نہ کہ تردید۔

چونکہ ہم نے اپنے مضمون میں جہاں اور بہت سی باتیں قابل نفاذ بیان کی تھیں۔ وہاں یہ بھی لکھا تھا کہ فقہ کا جو مواد منافر حدیث ہے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ کیونکہ فقہ حنفی کتاب و سنت کی مانند الہامی تو ہے نہیں کہ ساری ہی صحیح ہو۔ مقلد کے لیے یہ کیسے برداشت ہو سکتا ہے کہ وہ فقہ شریف کے بارے میں ایسی ویسی بات سن کر خاموش رہے۔ چنانچہ مولوی محمد ولی صاحب مقلد، تقلید کی ہفت آتشہ پی کر فقہ کے فراق میں نغمہ سرا ہو گئے۔ اور ایک طویل جدلی مضمون "خدام الدین" ۹/۷۸ء میں سپرد قلم کر دیا۔ جس کا دندان شکن (مدلل) جواب ہماری طرف سے "ترجمان الحدیث" لاہور کے دسمبر ۱۹۷۸ء اور جنوری ۱۹۷۹ء کے شماروں میں چھپ گیا ہے۔ اس جواب سے مولوی محمد ولی صاحب کا جذبہ جدل سوء مزاج دوار سر سے دوچار ہے۔

مولوی محمد ولی صاحب تقلید پر فخر کرتے ہیں اور اہل حدیثوں کو غیر مقلد غیر مقلد کہہ کر حقیر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "یادش بخیر مولوی محمد صادق سیالکوٹی جو غیر مقلدوں کے مشہور عالم ہیں۔ اور جن کے افادات آئے دن غیر مقلدوں کے رسائل اور مجلات میں چھپتے رہتے ہیں بڑے مزے کے آدمی ہیں وہ روزانہ ایسی نئی نئی باتیں اپنے ذہن و دماغ سے نکالتے ہیں کہ سارے غیر مقلدین ان کو پڑھ کر عش عش کرتے ہیں۔ یہ ایچ پیچ حقیقت میں مولوی صاحب کا خاص حصہ ہے۔ ہر غیر مقلد عالم کا دماغ اتنا شاداب کہاں ——!"

("خدام الدین" یکم ستمبر ۱۹۷۸ء)

مولوی محمد ولی صاحب ہمیں بجائے اہل حدیث کہنے کے بار بار غیر مقلد کہتے ہیں۔ اور ہمارے

رسائل اور مجلات کو غیر مقلدوں کے رسائل اور مجلات لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مقلد ہونا گالی ہے۔ یا بری بات ہے اور مقلد ہونا باعث تحسین و فخر ہے۔ یا بہت بڑا اعزاز ہے۔ بے شک ہم اہل حدیث غیر مقلد ہیں۔ اور مولوی محمد ولی صاحب مقلد ہیں۔ اور انہیں تقلید پر فخر ہے۔ اور ہمیں غیر مقلد کہہ کر حقیر جانتے ہیں۔ آج کے مضمون میں ہم مقلد اور غیر مقلد کا مابہ الامتیاز بیان کرتے ہوئے یعنی مولوی محمد ولی صاحب کی تقلید کی شکل و صورت ناظرین کو دکھاتے ہیں۔

لغت کے اعتبار سے تقلید کے معنی ہیں۔ کسی کا پٹا گلے میں ڈالنا قلادہ پٹے کو کہتے ہیں۔ تقلید پٹا ڈالنا اور مقلد، گلے میں امام کی رائے کا پٹا ڈالنے والا۔ غیاث اللغات میں ہے "تقلید گردن بند در گردن انداختن و کار بعہد کسے ساختن و مجازاً یعنی پیروی کسے بے دریافت حقیقت آں" یعنی گردن بند (پٹا) گلے میں ڈالنا۔ اور مجازی معنی ہیں۔ بغیر حقیقت و دلیل جانے کسی کی تابعداری کرنا۔ اسی طرح لغت کی کتاب بہار عجم میں ہے۔ قلادہ گردن بند (یعنی پٹا) اس کی جمع قلائد آتی ہے۔ قلائد کا لفظ قرآن مجید میں جانوروں کے گلے کے پٹوں کے بارے میں آیا ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ مائدہ۔ شرعی اصطلاح میں تقلید کی تعریف ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں۔ "والتقلید قبول قول الغیر بلا دلیل فکانه لقبوله جعله قلادة فی عنقه" تقلید قبول کرنا ہے قول غیر نبی کا بغیر حجت اور دلیل کے گویا اس مقلد نے امام کا قول قبول کر کے اپنے امام کے قول کو اپنے گلے کا پٹا بنا لیا۔"

یعنی مقلد، امام کے قول کا پٹا گلے میں ڈال کر رسی امام کے ہاتھ میں پکڑا دیتا ہے۔ اب امام جدھر چاہے اس جانور کو لے جائے۔ وہ بے زبان بے بس ہے۔

مسلم الثبوت میں تقلید کی تعریف یہ ہے "التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجة" "امام کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید ہے۔"

علامہ سبکیؒ شرح جمع الجوامع میں فرماتے ہیں "التقلید اخذ القول من غیر معرفة دلیله" تقلید یہ ہے کہ غیر نبی یعنی امام کے قول کو اس کی دلیل جاننے کے بغیر قبول کرنا۔"

علامہ ابو نعیم عبداللہ بن معتز فرماتے ہیں "لا فرق بین بهیمة تنقاد وانسان یقلد" "مقلد انسان اور مویشی حیوان میں کوئی فرق نہیں۔"

تقلید کی اس مسلمہ تعریف کی رو سے مقلد بالکل حیوان کی مانند بے زبان و بے اختیار ہے۔ اسے دلیل، حجت، علم اور شعور سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کا فرض ہے کہ وہ امام کے قول کو ہی سنے اور سنائے اور عمل میں لائے۔ اگر اسے دلیل کا خیال بھی آ گیا۔ تو وہ غیر مقلد ہو جائے گا۔ کیونکہ دلیل علم ہے۔ اور تقلید

بے علمی کا نام ہے۔ جب تک مقلد بے علم، جاہل اور صرف امام کے بے دلیل قول پر عامل ہے، وہ مقلد ہے، کہ عدمِ علم تقلید کی ماہیت میں داخل ہے۔ اگر دلیل سے عمل کیا تو غیر مقلد ہو گیا۔

چنانچہ جناب محمد ولی صاحب اپنے مضمون میں لکھ چکے ہیں، کہ ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں "بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا علماء او یقلدوا ان کانوا جھلاء" یعنی عالم ہونے کی صورت میں سنت پر عمل کریں۔ اور جاہل ہوں تو تقلید کریں۔"

معلوم ہوا کہ تقلید جاہل کے لیے ہے۔ عالم کے لیے نہیں۔ کہ عالم مقلد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ علم اور تقلید دو ضدیں ہیں، اور اجتماع ضدین محال ہے۔ پس مولوی محمد ولی صاحب کو دلیل سے کام نہیں لینا چاہیے کہ دلیل یعنی سنت سے کام لینا عالم (غیر مقلد) کا کام ہے۔ اور بے دلیل امام کے قول پر چلنا مقلد کا کام ہے!

مولوی محمد ولی صاحب کو اپنے وعظوں اور تقریروں میں بحیثیت مقلد ہونے کے صرف امام کے اقوال ہی بیان کرنے چاہئیں، نہ وہ قرآن کی آیت پڑھ سکتے ہیں۔ نہ ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح نہ وہ حدیث زبان پر لا سکتے ہیں، کیونکہ قرآن اور حدیث دلیل اور حجت ہے۔ اور مقلد کو دلیل اور حجت سے کوئی کام نہیں۔ علمائے مقلدین کو بھی اپنے جمعوں، درسوں اور وعظوں میں صرف یہی کہنا چاہیے "حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں، امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے" پس امام علیہ الرحمت کے بے دلیل اقوال کو ہی بیان کرتے رہنا تقلید کی لاج رکھنا ہے۔ اگر زبان پہ حدیثِ رسول آ گئی تو حدیث کا آفتاب تقلید کی موم بتی کو فی الفور بجھا دے گا۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: "ولاخلاف بین الناس ان التقلید لیس بعلم وان المقلد لا یطلق علیہ اسم العالم (اعلام الموقعین)

"اور اس بات میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ تقلید ہرگز علم نہیں ہے۔ اور مقلد پر عالم کا نام اطلاق نہیں پاتا۔"

یعنی جس طرح رات کو دن نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح مقلد کو عالم نہیں کہا جا سکتا۔ کہ تقلید شبِ یلدا ہے اور تحقیق اور علم روزِ روشن۔ تو تحقیق سے کام لینے والا غیر مقلد اور عالم ہوا، پھر مولوی محمد ولی صاحب مقلد ہو کر مولوی کس طرح ہو گئے۔

جب کہ تقلید کی حقیقی تعریف

عدمِ علم اور جہالت ہے۔ پس مقلد کو تقلید پر فخر کرنا زیب نہیں دیتا۔ بلکہ شرمساری، خفت اور ندامت

کا باعث ہے۔ کہ بی۔ اے پاس کر کے ان پڑھ کہلاتا ہے۔ ایم۔ اے کی ڈگری رکھتے ہوئے دستخط کرنے کی بجائے انگوٹھا آگے کرتا ہے کہ لگالو۔ پتہ چلا کہ مقلد ہونا یا کہلانا رذالت ہے حیثیت عرفی پر ندامت اور پشیمانی کے داغ ہیں۔ اور غیر مقلد یعنی محقق اور عالم ہونا باعث ستائش ہے۔ کہ عالم دلیل کے نور میں گامزن ہوتا ہے۔ تو تقلید نوش علماء کو غور کرنا چاہیے کہ تقلید ان کے لیے باعث ننگ و عار بھی ہے اور مضحکہ خیز بھی۔ کہ مقلد عالم کے معنی ہیں "ان پڑھ مولوی"! افسوس اگر عوام کو پتہ چل جائے کہ تقلید علم کی نفی کرتی ہے۔ اور انسان کو بہیمیت کی راہ دکھاتی ہے۔ تو وہ اس کا نام تک زبان پر نہ لاتے۔ کبھی مقلد نہ کہلاتے۔

لیکن جن لوگوں نے عوام کو بھیڑ بکری بنا کر ان کے گلے میں اپنی رائے اور خواہش کا پٹا ڈالا ہوا ہے، وہ اسے لعل بدخشاں بنا کر دکھاتے ہیں۔ حالانکہ تقلید آدمی کی مت مار دیتی ہے، اور اسے بدھو بنا کر رکھ دیتی ہے۔ اسے سوچنے سمجھنے، غور کرنے، عقل و شعور سے کام لینے اور سند اور دلیل کا نام تک لینے کی اجازت نہیں دیتی۔ وہ اسے حکم دیتی ہے کہ جو تیرا مولوی، پیر اور امام کہے بغیر سوچے سمجھے اسے مان اور اس پر عمل کر!

اصل اور پکا مقلد وہ ہے کہ اگر وہ اپنے امام سے کھانے کے لیے آٹا طلب کرے۔ اور امام اس کو سیمنٹ دے دے۔ تو یہ اسے آٹا جان کر گوندھنے لگ جائے۔ اگر اس نے ذرا زبان ہلائی، جناب! یہ آٹا تو دکھائی نہیں دیتا، سیمنٹ ہے۔ تو وہ غیر مقلد ہو جائے گا۔

آپ اس مثال پر حیران نہ ہوں۔ اور نہ برا منائیں۔ سنئے ایک عورت کا خاوند گم ہو جاتا ہے۔ بہت عرصہ تک اس کی کوئی خبر نہیں ملتی، عورت مقلدہ ہے۔ اپنے امام (فقہ حنفی۔ فتویٰ عالمگیری) سے فتویٰ پوچھتی ہے کہ میں بیس سال کی جوان عورت ہوں۔ اور ارمانوں کی لہر پر سوار ہوں۔ کئی برس ہو گئے میرے خاوند کو گم ہوئے، میں کیا کروں؟ امام کہتا ہے۔ اے مقلدہ! نوے برس انتظار کر۔ تب بھی تیرا خاوند نہ آئے تو پھر تو بیوہ ہو گی۔ اب عدت کے چار ماہ اور دس دن پورے کر۔ پھر جب تو ٹھیک ایک سو دس برس چار ماہ اور دس دن کی ہو جائے۔ تو بڑی خوشی سے (دھوم دھام سے) کسی آدمی کے ساتھ نکاح کر لے

قارئین کرام! کیا سیمنٹ کی مثال سے نوے برس کا تقلیدی فتویٰ عجیب تر نہیں ہے ؎

لالے کا جگر چاک ہوا گل کے بہے اشک

اے جوشِ بہاراں یہ کرم ہے کہ ستم ہے؟

اور سنئے ایک مقلد اپنی بیوی کو یک بارگی تین طلاقیں دے دیتا ہے۔ اب کف افسوس ملتا اور

پچھتاتا ہے۔ کہ گھر اجڑ گیا۔ بال بچوں کا کیا بنے گا۔ وہ رجوع کے لیے تقلید کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تقلید بذریعہ ہدایہ شریف فتویٰ دیتی ہے۔ کہ اپنی بیوی کا ایک اور مرد سے نکاح کرو۔ وہ مرد اس سے صحبت کرے۔ پھر تو اس سے طلاق لے کر اسے از سر نو اپنے نکاح میں لے آ۔ وہ مقلد اس بے حیائی اور بے غیرتی کے طریق حلالہ پر پیچ و تاب کھاتا ہے۔ تقلید کہتی ہے۔ اگر تو نے بیوی کو حاصل کرنا ہے۔ تو کوئی بیرج دانا تلاش کر! مقلد کہتا ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ایک وقت کی تین طلاقیں ایک رجعی کے حکم میں ہے لہذا رجوع ہو سکتا ہے۔ تقلید کہتی ہے کہ حدیث تو دلیل ہے اور تو مقلد ہو کر دلیل کی بات کرتا ہے۔ خبردار! حدیث کا نام لیا تو غیر مقلد ہو جاؤ گے۔ آخر مقلد حیا نا آشنا ہو کر اس ملعون حلالے کا کڑوا گھونٹ پی لیتا ہے۔ (مثالیں موجود ہیں)

دیکھا جناب مولوی محمد ولی صاحب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت کی تین طلاقوں کو ایک رجعی قرار دے کر بھوکے "مسلمان کے لیے غذا" (آٹا) مہیا کی۔ لیکن تقلید نے مسلمان سے وہ غذا چھڑا کر اسے حلالے کا "سیمنٹ" کھلا کے چھوڑا۔ کیا آپ اس تقلید پر نازاں ہیں، جو بے شمار حدیثوں کو چھڑاتی اور ان کے خلاف قیاسی مسائل اور بے سند رایوں کا تلخاب اجل پلاتی ہے۔ اور آپ ہیں کہ اہل حدیثوں پر غیر مقلدوں کی پھبتی کستے ہیں۔ جو عقل، شعور، دلیل، علم اور سند سے بات کرتے ہیں۔ جو قرآن اور حدیث کے لوزمیں گام فرسا ہیں۔ جن کے سامعہ کو قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں کوثر و تسنیم کی موجوں میں نہلاتی ہیں۔ جن کی زندگی دو دھیوں کے عنبر فشاں گلزاروں میں محو خرام رہتی ہے۔ خبردار! ہم خاک نشینوں کو حقارت سے نہ دیکھو کہ ہم دولت لوح و قلم رکھتے ہیں ؎

عجیب کیفیتیں بخشی ہیں مجھ کو ان کے جلووں نے
نگاہ و دل کو میں جنت بداماں لے کے آیا ہوں

تقلید کی مذکورہ تعریف کی رو سے شیخ محمد محی الدین ابن عربی "فتوحات مکیہ" میں فرماتے ہیں:
لا یطلق اسم العلماء الاعلی اہل الحدیث وھم الائمۃ علی الحقیقۃ "اہل حدیثوں کے سوا اوروں کو علماء کہنا زیبا نہیں (کہ ان پر علماء کا نام اطلاق نہیں پاتا) دراصل علماء اور ائمہ یہی اہل حدیث ہیں۔"

کیونکہ اہل حدیث دلائل (قرآن اور حدیث) کی روشنی میں چلتے ہیں۔ اور مقلد صرف امام کے بے دلیل قول پر عمل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جاہل ہے۔

تلویح مصری میں ہے "فعلم المقلد لم یحصل من النظر فی الدلیل" مقلد کا علم کسی دلیل سے حاصل نہیں ہوتا۔" (صرف امام کا بے دلیل قول ہی اس کو کافی ہے)۔

اور سنیے (مولوی صاحب!) توضیح تلویح کی شرح مرجانی میں ہے "لیس التقلید بعلم ولا المقلد بعالم"

کہ تقلید علم نہیں (بلکہ جہالت اور بے علمی ہے) اور مقلد عالم نہیں (بلکہ جاہل ہے)
کیا اب بھی مولوی محمد ولی صاحب خود کو مقلد کہیں گے۔ اور تقلید پر فخر کریں گے۔ جب کہ تقلید بے علمی اور جہالت ہے۔ اور عالم غیر مقلد ہوتا ہے۔ یعنی تحقیق، علم اور دلیل کی روشنی میں چلتا ہے۔ اور لوگوں کو بھی حدیث کی دلیلوں پر چلاتا ہے۔ پس اگر آپ مولوی ہیں تو ضرور غیر مقلد ہیں اور اگر مقلد ہیں۔ تو تقلید کی فقہی تعریف کی رو سے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کر بکِ ناداں طوافِ شمع سے آزاد ہو
اپنی فطرت کے تجلی زار میں آباد ہو

جناب مولوی محمد ولی صاحب! تقلید سے تو ائمہ اربعہ منع کرتے ہیں، اور آپ تقلید کرتے ہیں یہ ائمہ کی مخالفت کیوں؟ سنئے حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ "اذا قلت قولا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلاف قولی فما یصح من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولی فلا تقلدنی" (عقد الجید)
حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا "جب میں کوئی مسئلہ بیان کروں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خلاف فرمایا ہو۔ تو جو مسئلہ حدیث سے ثابت ہے وہی اولیٰ ہے۔ پس میری تقلید مت کرو۔"
"اذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط" (عقد الجید)
"جب میرا کلام حدیث کے خلاف ہو۔ تو حدیث پر عمل کرو۔ اور میرے کلام کو دیوار پر دے مارو"
"فقد صح عن الشافعی انہ نھی عن تقلیدہ وتقلید غیرہ" (عقد الجید)
"بے شک حضرت امام شافعیؒ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے۔"
حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں "حرام علی من لم دلیلی ان یفتی بکلامی" "جب تک میرے کلام کی دلیل معلوم نہ ہو۔ میرے کلام سے فتویٰ دینا حرام ہے۔" (میزان شعرانی)
حضرت امام ابوحنیفہؒ تو اپنے بے دلیل قول سے فتویٰ دینا اور مسئلہ بتانا حرام فرماتے ہیں۔ اور مولوی محمد ولی مقلد قول بے دلیل پر چلتے اور لوگوں کو چلاتے ہیں۔ کیا یہ حضرت امام صاحبؒ کی صریح مخالفت نہیں ہے ؎

جیتے جی اتنا تپِ فرقت میں عاشق جل گیا
لاش ساری خاک تھی چھیڑا تو پھر وہ بھی نہیں

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں "اذا رأیتم یخالف ظاھر الکتاب والسنۃ فاعملوا بالکتاب والسنۃ واضربوا بکلامنا الحائط" "جب دیکھو کہ ہمارے اقوال قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں

تو قرآن اور حدیث پر عمل کرو۔ اور ہمارے اقوال کو دیوار پر پٹک دو۔" (میزان شعرانی)

لیکن مقلد خلافِ حدیث اقوال کو سینے سے لگاتا ہے۔ اور احادیث کو پٹکتا ہے ؎

وائے "نادانی" متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

"تحفۃ الاخیار فی بیان الابرار میں ہے۔ قال الامام ابو حنیفۃ لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا غیرہ وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ نے فرمایا میری تقلید نہ کرنا، اور نہ امام مالک رح کی تقلید کرنا اور نہ کسی اور امام کی تقلید کرنا۔ اور احکامِ دین وہاں سے لینا جہاں سے انہوں (اماموں) نے لیے ہیں، یعنی کتاب و سنت سے۔"

دیکھیے حضرت امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں۔ کہ میری تقلید نہ کرنا یعنی میری رائے یا قول کا پٹا گلے میں نہ ڈالنا اور مولوی محمد ولی صاحب گردن آگے آگے کرتے ہیں۔ کہ میں ضرور قلادہ (پٹا) اپنے گلے میں ڈالوں گا، گردن میں پٹا ڈال کر رسی امام ابوحنیفہ رح کے ہاتھوں میں پکڑاؤں گا۔ حیرانگی اس بات پر ہے۔ کہ حضرت امام ابوحنیفہ رح نے ہرگز ہرگز اپنی زندگی میں کسی کے گلے میں اپنے قول کا قلادہ (پٹا) ڈال کر رسی نہیں پکڑی۔ لیکن مقلد ہیں کہ تصور ہی میں قلادہ کی رسی امام صاحب کے ہاتھ میں تھماتے جا رہے ہیں۔ اور ان کی مخالفت اور نافرمانی میں تقلید کیے جا رہے ہیں ؎

یوں تو ہر روز بنئے دشمنِ جاں ملتے ہیں

تیرے انداز مگر اُن میں کہاں ملتے ہیں

جناب محمد ولی صاحب جس تقلید پر آپ فخر کرتے ہیں۔ اور قلادہ انداختن سے سمندِ ناز پر سوار ہیں۔ حضرت شیخ سعدی رح جو علم و ادب اور اخلاق و دانش کے امام ہیں اور اس بارے میں عالمی شہرت رکھتے ہیں، تقلید کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں ؎

عبادت بہ تقلید گمراہی است

خنک رہروے راکہ آگاہی است!

حضرت سعدی رح کی روح پر اللہ سحاب رحمت برسائے۔ کہ انہوں نے کتنی سچی اور معقول بات بتائی ہے کہ تقلید کے ساتھ عبادت کرنی گمراہی ہے۔ کیونکہ عبادت کے کام قرآن اور حدیث کی دلیل سے کرنے چاہئیں نہ کہ اقوال بے دلیل سے کیونکہ بے دلیل اور بے سند باتیں گمراہی کا سبب بن سکتی ہیں۔ آگے فرماتے ہیں۔ کہ اس مسافر کو مبارک ہو۔ جو اپنی منزل سے "آگاہ ہے" کہ روشنی میں چل رہا ہے۔

علامہ اقبالؒ جو ساری دنیا میں مانے ہوئے فلسفی ہیں ۔ فرماتے ہیں ؎

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی

رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

خودکشی (اگرچہ حرام اور موجبِ دوزخ ہے) سے آدمی ایک ہی بار میں ختم ہو جاتا ہے ۔ لیکن تقلید کی کند چھری ہمہ وقت مقلد کی گردن پر تا زیست پھرتی رہتی ہے ۔ جس سے نجات نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ زیرِ خنجر شخص غیر مقلد ہو جائے ۔

مولوی محمد ولی صاحب کو جتنی جلدی ہو سکے علامہ اقبالؒ کے مشورے سے تقلید سے دست بردار ہو جانا چاہیے کہ تقلید خودکشی سے بدتر ہے ۔ اور پھر اس پر فخر کرنا تو ضمیر کی موت ہے ۔

حافظ شیرازیؒ بھی مقلد کی بات نہ سننے کا ارشاد فرماتے ہیں ؎

بادہ خور و غم مخور و پند مقلد مشنو

اعتبار سخن عام چہ خواہد بودن !

"کتاب وسنت کے غم سے بادہ پی اور بے غم ہو جا ۔ خبردار ! مقلد کی بات پر کان نہ دھر !"

پیر رومیؒ مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

آں مقلد صد دلیل و صد بیاں

بر زباں آرد ندارد ہیچ جاں

"مقلد گو سینکڑوں باتیں بنائے سب بے جان ہیں ۔ کیونکہ سب بے دلیل ہیں ۔"

علم تقلیدی وبالِ جانِ ما است

عاری است و ما نشستہ کانِ ما است

"تقلید ہماری جان کے لیے وبال ہے (سن رہے ہیں مولوی صاحب !) کیونکہ یہ ایسی چیز ہے ۔ جیسے کوئی کسی سے ادھار لی چیز کو اپنی سمجھ بیٹھے ۔"

منکر آں باشد کہ تقلیدے بود

دینِ احمدؐ را نہ تحقیقے بود !

"دین میں تقلید کرنے والا اور تحقیق چھوڑنے والا منکرِ شرع ہے ۔"

شرع کا منکر اس طرح ہوا ۔ کہ دانستہ حدیث چھوڑ کر اس کے خلاف امام کے بے دلیل قول پر عمل کرتا ہے ۔ یہ ہے تقلید جامد جو حدیثیں چھڑاتی اور اقوال پر عمل کراتی ہے ۔

زانکہ تقلید آفتِ ہر نیکوئیست
کاہ بود تقلید اگر کوہِ قویست!

"تقلید ہر بھلائی کے لئے آفت ہے۔ گو بظاہر پہاڑ دکھائی دے۔ دراصل وہ گھانس کا ایک تنکہ ہے۔"

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں۔ اور حقیقت کی شمع جگاتے ہیں ؎

وَاهْرُبْ عَنِ التَّقْلِيْدِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ
اِنَّ الْمُقَلِّدَ فِيْ سَبِيْلِ الْهَالِكِ

"اور تقلیدِ (جامد) سے بھاگ کہ وہ (سراسر) گمراہی ہے۔ بے شک مقلد ہلاکت کے راستے پر ہے۔"

یعنی تقلیدِ جامد، مقلد کو گمراہ کرنے والی ہے۔ کہ وہ حدیث کے مقابلہ میں قول پر اڑتا اور جمتا ہے۔

حجۃ اللہ میں ہے۔ "فکن هؤلاء الفقهاء كلهم قد نهوا عن تقليدهم وتقليد غيرهم" "بے شک تمام فقہائے اپنی تقلید اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے۔"

نہ معلوم مولوی محمد دلی صاحب نے ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء کے منع کرتے پر بھی کیوں تقلید کر رکھی ہے؟ وہ تقلید جو قرآن، حدیث اور سب ائمہ فقہاء کے نزدیک قابلِ استرداد، زشت اور زبوں ہے ؎

اب ہوس کی ہے گرم بازاری
عشق والفت کے کاروبار کہاں

مولوی صاحب ؎

تمام عالم کرے گا اک دن ہمارے دستِ جنوں پہ بیعت
ہم اپنی دلبرانگی میں شامل کچھ ایسے انداز کر چکے ہیں

حیرانگی ہے کہ دنیا میں کوئی شخص کسی امر میں تقلید نہیں کرتا۔ سکولوں اور کالجوں میں جو صدہا علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ سب عقل، شعور، سوچ سمجھ اور تحقیق پر مبنی ہیں۔ تمام دست کاریاں، صنعتیں اور ایجادیں تحقیق کی مرہون منت ہیں۔ سارا یورپ علم و عقل اور تحقیق کے بل بوتے پر پرواز کر رہا ہے۔ روس اور امریکہ علم و آگہی کے سمندر کے پیراک ہیں۔ ان پڑھ لوگوں تک ریزگاری دیکھ بھال کر گن کر کے جیب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن صد حیف تقلید کا اندھیر کھاتہ "مذہب" کے اندر فرض (مذہبی) قرار دیا گیا ہے۔ سب کام دنیا کے آنکھیں کھول کر سوچ سمجھ کر کرو۔ مگر مذہب کے اندر آنکھیں بند کر کے بغیر سوچ سمجھ کے ٹامک ٹوئیاں مارو۔ گاڑے بیل کی طرح بے زبان بن کر رسا ایک شخص کے ہاتھ میں تھما دو۔ وہ جدھر چاہے تمہیں لے جائے۔ چپ چاپ چلو۔ یہ ہے تقلید جس پر مولوی محمد دلی صاحب مقلد کیسی کتنا ہیں۔ فخر سے گردن فراز ہیں ؎

مدتیں گزریں گریباں کا ہوا کام تمام لیکن اب تک اسی دھن میں دل دیوانہ ہے

ہیں تو مولوی محمد ولی صاحب کو جب مقلد مانوں گا۔ کہ اگر وہ بازار سے تیس ۳۰ روپے کا سودا خریدیں۔ اور دکاندار کو سو روپے کا نوٹ دیں اگر دکاندار پانچ روپے واپس کرے۔ اور مولوی صاحب چپ چاپ جیب میں ڈال لیں۔ اور گھر واپس آجائیں۔ تو وہ ضرور مقلد ہیں۔ اور اگر وہ دکاندار کو کہیں۔ کہ بھائی مجھے تو پانچ روپے کیسے دے رہا ہے۔ اور پھر وہ حساب کر کے دکاندار سے ستر روپے لیں تو مولوی صاحب پکے غیر مقلد ہیں ؎

یہ ان کی نیم وا خوابیدہ آنکھوں کا فسوں ہوگا وگرنہ جام سے ایسی قیامت لا نہیں سکتے

مولوی صاحب چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے، سونے جاگنے۔ باتیں کرتے، لین دین اور معاملات میں ساری زندگی غیر مقلد رہتے ہیں۔ لیکن مذہب کے معاملہ میں (جہاں عقل و شعور، علم اور دلیل کی اشد ضرورت ہے) "سکہ" کو بغیر دیکھے پرکھے نابینا کی طرح "جیب" میں ڈال لیتے ہیں۔ اور فخر سے کہتے ہیں۔ کہ محمد ولی مقلد ہے۔
علامہ اقبال کے پیر رومی نے اس تقلید کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

پس خطر باشد مقلد را عظیم از رہ و رہزن ز شیطانِ رجیم

"تقلید کی راہ میں مقلد کو شیطان مردود جیسے رہزنوں اور ڈاکوؤں کا بڑا خطرہ ہے"

از بسکہ تقلید ضد ہے علم کی اور جہالت ہے صریح۔ پس ملک کے اندر ہزاروں پرائمری سکول، مڈل سکول، ہائی سکول اور ہزاروں کالج ہیں۔ جہاں لاکھوں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ سب غیر مقلد بن کے ہیں۔ ہر روز سبق پڑھتے جاتے ہیں۔ اور تقلید کے دیے علمی سے مٹاتے جاتے ہیں۔
تمام ریلوے محکمہ، ڈاک کا محکمہ، پولیس، فوج، کچہریاں، بلدیات، محکمہ انہار، زراعت، سب وزارتیں اور ان کا عملہ، ہم کو بتاتے ہیں۔ سارے ملک کے تاجر، اور دکاندار سب ایجنسیاں سب کلیۃً غیر مقلد ہیں۔ کیونکہ یہ سب علم، عقل، سمجھ اور قاعدے ضابطے اور اصول سے کام کرتے ہیں۔
لیکن جب یہ لوگ مذہب کے دائرہ کے اندر قدم رکھتے ہیں۔ تو مولوی محمد ولی صاحب اور مقلد ملا انہیں حکم دیتے ہیں۔ کہ یہاں تم تے علم، عقل، سمجھ اور دلیل سے کام نہیں لینا۔ اب تم بھیڑ بکری ہو۔ گلے میں تقلید کا رسا ڈال لو اور بند آنکھیں ہانکا ہوئے سیاتے ہوئے چلتے چلو۔ یہ مقلد جا رہے ہیں۔ دیکھا تقلید نوشوں نے عوام کو "عصارہ حشیش" پلا کر کیسا مدہوش کر رکھا ہے کہ وہ بے چارے صورتِ انعام عالم سکر میں آرائے رجال کے ساز پر رقص کناں ہیں ؎

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر پھر سلا دیتی ہے اس کو "حکمراں" کی ساحری

اچھا مولوی صاحب اب ہم رخصت چاہتے ہیں۔ پھر حاضر ہوں گے۔ انشاء اللہ ؎

ہاں ہم نے کیا ہے حرم وفا در اصل ہمیں سے بھول ہوئی ہم آپ کو اپنا کہہ بیٹھے اور آپ ہمارے ہو نہ سکے